بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ <
میں ایک بہت بڑی الجھن میں ہوں، وہ یہ کہ ہم جب کسی ایسے <
کلمہ گو مسلمان کو دعوت توحید دیں جس نے اپنا عقیدہ ظلم <
شرک) کے ساتھ آلودہ کر رکھا ہو تو ان کی طرف سے اہل سنت و) <
الجماعت اہلحدیث پر "خوارج" کا الزام لگایا جاتا ہے، اور <
کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں نازل کی گئی <
آیتوں کا اطلاق کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں، اور جب ان <
کو قرآن کریم کی آیات دکھائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ <
کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی <
اُمت تو شرک کر ہی نہیں سکتی۔ تو شیخ اس بات کا کیا جواب <
دیا جائے اور کس طرح اس قسم کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔ <
جزاک اللہ خیرا <
وعلیکم السلام اسلامی عقائد ونظریات کی دعوت دینا، <
توحید باری تعالیٰ کا پرچار کرنا اور شرکیہ وکفریہ اور <
باطل نظریات کی تردید کرنا اور شرک وبدعات میں مبتلا عوام <
کی اصلاح کے لیے محنت وکوشش کرنا مستحسن فعل اور انبیاء و <
رسل کا منہج ہے۔ علماء وصلحاء کو اس فریضہ سے ضرور عہدہ <
برآء ہونا چاہیے، لیکن ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ کچھ دعوت <
دین کے شوقین نوخیز مبلغین جو عقائد ونظریات کی تعلیمات <
میں راسخ نہیں ہوتے، وہ فرط جذبات میں بڑی باتیں کہ جاتے <
ہیں اور کفر وشرک کے دایرہ کار سے باہر ہی نہیں آتے، جس سے <
دعوت کا سلسلہ رک جاتا ہے اور عامۃ الناس ایسے مبلغین کی <
بات سننا ہی گوارا نہیں کرتے۔ اس لیے ایک تو توحید کی دعوت <
دینے والے کو عقیدہ کے مسائل پر عبور ہونا چاہیے اور دوسرا <
اسلوب دعوت میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہیے۔ دوسرا عامۃ <
الناس میں پھیلی یہ گمراہی کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود <
ہی ناپید ہے، یہ نظریہ واعتقاد کتاب وسنت کی تعلیمات اور <
علمائے اہل السنہ کی آراء کے متصادم ہے، بلکہ کتاب وسنت <
کے دلائل کی رو سے جس سابقہ امتیں عقیدہ توحید ترک کرنے <
اور شرکیہ وکفریہ اعمال حیطہ عمل میں لانے کی وجہ سے شرک <
وکفر کا مرتکب ہو کر درگاندہ راہ ہوئیں، ایسے ہی امت <
مسلمہ بھی شرک وکفر کا ارتکاب کرنے سے مشرک وکافر قرار <
پائے گی، نیز کتاب وسنت کے دلائل میں کہیں بھی مذکور نہیں <
کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب نہیں ہوسکتی۔ اس کے برعکس کتاب <
وسنت کے دلائل میں یہ وضاحت موجود ہے کہ امت مسلمہ شرک کی <
مرتکب ہوسکتی ہے۔ دلائل حسب ذیل ہیں۔ (1) اللہ تعالی نے امت <
سنگینی سے آگاہ کرنے کی غرض سے اٹھارہ مسلمہ کو شرک کی <
انبیاء کے ایک ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ''لو اشرکوا <
لحبط عنہم ما کانوا یعملون'' (الانعام: 88) اور اگر <
وہ (انبیاء) شرک کرتے تو ان سے وہ چیز اکارت جاتی جو وہ عمل <

کرتے ہیں۔ آیت کی تفسیر۔ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب <
لکھتے ہیں کہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے <
لیے تعریض ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام سے بھی اللہ <
تالیٰ نے فرما دیا کہ اگر انہوں نے بالفرض شرک کیا تو ان کے <
نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے تو ان کی امتیں کس گنتی، شمار <
میں ہیں۔ (تبیان القرآن :3/293)(2) حافظ صلاح الدین یوسف رقم <
طراز ہیں : پیغمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہین، مقصد امتوں <
کو شرک کی خطرناکی اور ہلاکت سے آگاہ کرنا ہے۔ (تفسیر احسن <
البیان :) 359)(2) دوسے مقام پر فرمایا : ''وَلَقَدْ اُوحِیَ <
اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ <
أَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُونَنَّ <
مِنَ الْخَاسِرِینَ'' (الزمر :65) اور بالتحقیق آپ کی طرف <
اور ان لوگوں کی طرف وحی کی گئی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر <
آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضرور ضائع ہوں گے اور آپ ضرور <
خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اس آیت کی تفسیر میں <
غلام رسول سعیدی بریلوی رقم طراز ہیں : اس آیت میں تعریض ہے <
ذکر آپ کا ہے اور مراد آپ کی امت ہے۔ یعنی اگر بالفرض آپ، <
نے بھی شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے تو اگر آپ <
کی امت کے کسی شخص نے شرک کیا تو اس کے اعمال تو بطریق <
اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔ (تبیان القرآن :10/293)۔ یہ آیت دلیل <
ہیں کہ شرک انتہائی مہلک گناہ ہے اور امت مسلمہ کے کسی فرد <
سے شرک کا ارتکاب اس کے سابقہ اعمال کی تباہی کا باعث اور <
ہلاکت و بربادی کا شاخسانہ ہے۔ (3) آیندہ آیت واضح نص ہے کہ <
اہل ایمان سے شرک کا ظہور ممکن ہے اور کامیاب وہ مسمان <
ہوں گے جو شرک کی آلائش سے پاک ہوں گے۔ اللہ تبارک و <
تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں : ''اَلَّذِینَ آمَنُوا وَلَمْ <
یَلْبِسُوا اِیمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولَئِکَ لَھُمُ <
الْأَمْنُ وَھُمْ مُھْتَدُونَ۔ (الانعام :82) وہ لوگ جو <
ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھت ملتبس نہ کیا <
انھی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس آیت میں <
ظلم سے مراد شرک ہے، اس کی وضاحت آیندہ حدیث میں ہے ''عبد <
اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں : جب یہ آیت نازل ہوئی <
الذین امنوا, ولم یلبسوا ایمانہم بظلم ''تو اصحاب'' <
رسول ﷺ پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے عرض کیا : ہم میں سے <
کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا ؟ اس پر رسول اللہ ﷺ <
نے فرمایا اس سے وہ مراد (عام ظلم) نہیں جو تم سمجھ رہے ہو <
اس (ظلم) سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں، <
سنی جو وہ اپنے بیٹے کو کر رہے تھے ''یبنی لا تشرک باللہ <
ان الشرک لظلم عظیم'' اے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا <
بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (صحیح بخاری :3429، صحیح، <
مسلم :124) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ سے شرک کا <
ارتکاب ممکن ہے اور روز قیامت وہی مسلمان کامیاب قرار <
پائے گا جو شرک کی نحوست سے محفوظ ہوا اور اس آیت کے مخاطب <
مسلمان ہی ہیں تبھی تو صحابہ کرام اس آیت کے نزول سے کبیدہ <
خاطر ہوئے۔ اس میں ان لوگوں کے نظریہ کا رد ہے جو کہتے ہیں <

که وہابی ان آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں جو <
کفار کے لیے نازل ہوئی ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام <
اس آیت کا مخاطب مسلمانوں ہی کو سمجھ رہے ہیں۔ (4) فرمان باری <
تعالیٰ ہے: ''فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ <
الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (30 <
حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن <
يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ <
السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ <
الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ) الحج: 31،30) پس تم بتوں کی <
پلیدگی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو اس حال میں کے <
اللہ کے لیے یکسو ہو اور اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہو <
اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا ہو آسمان سے گرا <
اور پرندے نے اسے اچک لیا یا ہوا نے اسے کسی دور جگہ پھینک <
دیا۔ (5) آیندہ آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ صالح مومنین <
کو شرک سے ممانعت کا حکم دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ <
ارشاد فرماتے ہیں: فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا <
صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا'' (الکھف: 110) چنانچہ جو <
شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے <
اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔(درج <
آیت واضح دلیل ہے کہ اہل ایمان شرک کا نہ صرف ارتکاب کرتے <
ہیں، بلکہ دعویٰ ایمان کے باوجود نام نہاد مسلمانوں کی <
اکثریت میں شرک موجود ہی رہتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ <
ہے ''وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون'' (یوسف <
اور ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے مگر وہ اللہ کے (106: <
ساتھ شرک کرتے ہیں۔۔ ان کے علاوہ کئی قرآنی آیات جو اس بات <
کی شاہد ہیں کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور <
جیسے گزشتہ امتیں شرک و کفر کے ارتکاب کی وجہ تباہ و برباد <
ہوئی تھیں، امت مسلمہ میں بھی شرک کا وجود ان کی تباہی و <
بربادی کا باعث ہوگا۔ ذیل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی <
جن میں امت مسلمہ کے شرک کے مرتکب ہونے کے دلائل ہیں۔ (1) عبد <
» : اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا <
مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ <
وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ. « <
شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ <
اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو تو آگ میں داخل <
ہوگا اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں مرا کہ <
اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں <
داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری: 1238، صحیح مسلم: 92)۔ جابر بن عبد اللہ <
» : سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ نے فرمایا <
مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ <
الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ <
النَّارَ». جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال مین ملا کہ وہ اس <
کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا اور <
جس نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کچھ شرک <
کرتا ہوا تو آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم: 93)۔ (3) ابوہریرہ <

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : « لِکُلِّ نَبِیٍّ <
دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ <
دَعْوَتَہُ وَإِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَۃً <
لِأُمَّتِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَهِیَ نَائِلَۃٌ إِنْ <
شَاءَ اللَّہُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِی لاَ یُشْرِکُ <
بِاللَّہِ شَیْئًا » ہر نبی کی ایک دعا ہے جسے شرف قبولیت <
بخشا جاتا ہے ، چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعوت کو عجلت میں <
کرلیا ہے ، لیکن میں نے اپنی دعا کو روز قیامت کو اپنی امت <
کے لیے بطور سفارش چھپایا ہے پس وہ ان شاء اللہ وہ میری امت <
میں سے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک <
نہ ٹھہراتا ہو۔ (صحیح مسلم : 199).(4) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ <
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : « « لاَ تَقُومُ السَّاعَۃُ حَتَّی <
تَضْطَرِبَ أَلَیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی <
الْخَلَصَۃِ » . وَکَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُہَا دَوْسٌ <
فِی الْجَاہِلِیَّۃِ بِتَبَالَۃَ اس وقت تک قیامت قائم <
نہ ہوگی حتی کہ ذوالخلصہ (بت) کے گرد دوس قبیلہ کی عورتوں <
کی سرینیں حرکت کریں گی ۔ اور ذوالخلصہ ایک بت تھا دور <
جاہلیت میں قبیلہ دوس اس کی پرستش کرتا تھا ۔ (صحیح <
بخاری : 7116 صحیح مسلم : 2906) :5) عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ <
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : « لاَ یَذْہَبُ اللَّیْلُ <
وَالنَّہَارُ حَتَّی تُعْبَدَ اللاَّتُ وَالْعُزَّی » . <
فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللَّہِ إِنْ کُنْتُ لأَظُنُّ <
حِینَ أَنْزَلَ اللَّہُ (ہُوَ الَّذِی أَرْسَلَ <
رَسُولَہُ بِالْہُدَی وَدِینِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہُ <
عَلَی الدِّینِ کُلِّہِ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُونَ) <
أَنَّ ذَلِکَ تَامًّا قَالَ « إِنَّہُ سَیَکُونُ مِنْ <
ذَلِکَ مَا شَاءَ اللَّہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللَّہُ <
رِیحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفَّی کُلَّ مَنْ فِی قَلْبِہِ <
مِثْقَالُ حَبَّۃِ خَرْدَلٍ مِنْ إِیمَانٍ فَیَبْقَی <
مَنْ لاَ خَیْرَ فِیہِ فَیَرْجِعُونَ إِلَی دِینِ <
آبَائِہِمْ » . دن رات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا حتیکہ لات <
ومنات کی عبادت ہونے لگے گی ۔ اس پر میں نے عرض کیا : یا رسول <
اللہ ! میں سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی <
ہے '' وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ <
بھیجا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے ، اگرچہ <
مشرکین اسے ناپسند کریں '' تو یہ آیت تام ہے (یعنی امت میں <
دوبارہ شرک نہ ہوگا) آپ نے فرمایا : جب تک اللہ تعالیٰ کی <
مشیت ہوگی یہی صورت حال ہوگی ، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوش <
گوار ہوا بھیجیں گے تو جس کے دل میں رائی کے دانے برابر <
ایمان ہوگا وہ فوت ہوجائے گا ، پھر وہ لوگ باقی بچیں گے جن <
میں ذرا خیر نہ ہوگی تو وہ اپنے آباء کے دین (شرک) کی طرف پلٹ <
جائیں گے ۔ (صحیح مسلم : 2907) مذکورہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ <
امت مسلمہ میں شرک کا وجود نہ صرف ممکن ہے ، بلکہ امت مسلمہ <
کے کئی قبائل وافراد شرک کا ارتکاب ہی کریں گے اور قرب <
قیامت مسلمانوں کی اولاد شرک کے ارتکاب ہی کی وجہ سے ظہور <

قیامت کی راہ ہموار کرے گی ۔ امت مسلمہ میں شرک کا وجود عہد <
صحابہ ہی میں شروع ہوگیا تھااور مرورزمانہ کے ساتھ مختلف <
تاویلات و تحریفات کے سہارے شرکیہ عقائد مسلمانوں میں <
راسخ ہوتے رہے اور مذہب کی آڑمیں اس کی مسلسل ترویج ہوتی <
رہی ، بالآخر بعض متجددین نے امت مسلمہ سے شرک کو شجر <
ممنوعہ قرارت دے دیا ، لیکن وہ شرکیہ عقائد و نظریات جن کے <
ارتکاب سے سابقہ امتیں زوال ونامرادی کا شکار ہوئی تھیں <
اگر امت مسلمہ وہی عقائد و نظریات اختیار کرے گی تو یہ بھی ، <
درگاندہ راہ ٹھہرے گی ۔ اس کی مزید توضیح حالی کے ان اشعار <
سے ہوتی ہے ‘کرے غیر بُت کی پوجا تو کافر جو ٹھرائے بیٹا <
خدا کا تو کافر جھکے آگ پر بحرِ سجدہ تو کافر کواکب میں <
مانے کرشمہ تو کافر مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں پرستش <
کریں شوق سے جس کی چاہیں نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں <
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں مزاروں پی دن رات نظریں <
چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں نہ توحید میں <
کچھ خلل اس سے آئے نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے   مسلمانوں <
کا موجودہ دوغلا پن اور شرکیہ و کفریہ اعتقادات و اعمال <
دیکھ کر ایک ہندو شاعر پھٹ پڑتا ہے اور زبان حال سے یوں <
گویا ہوتا ہے ۔ ’’ایک ہی پر بھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں <
ایک ہی در پر مگر سر آپ بھی دھرتے نہیں اپنی سجدہ گاہ دیوی <
کا اگر استھان ہے آپ کے سجدوں کا مرکز ‘قبر‘ جو بے جان ہے <
اپنے معبودوں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں آپ کے مشکل کشاؤں <
کو بھی گن سکتے نہیں ’’جتنے کنکر اتنے شنکر‘‘ یہ اگر <
مشہور ہے ساری درگاہوں پہ سجدہ آپ کا دستور ہے اپنے دیوی <
دیوتاؤں کو اگر ہے اختیار آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں <
حدو شمار وقتِ مشکل ہے اگر نعرہ مرا ‘بجرنگ بلی آپ بھی <
وقتِ ضرورت نعرہ زن ہیں ‘یا علی‘ لیتا ہے اوتار پر بھو <
جبکہ اپنے دیس میں آپ کہتے ہیں ’’خدا ہے مصطفٰے کے بھیس <
میں‘‘ جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں تر بتوں پر <
آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی <
خوبیاں آپ بھی قبروں پہ گاتے جھوم کر قوّالیاں ہم چڑھاتے <
ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ <
چادر ، شاندار بت کی پوجا ہم کریں ، ہم کو ملے ’’نارِ سقر <
آپ پوجیں قبر تو کیونکر ملے جنّت میں گھر ؟ آپ مشرک ، ہم بھی <
مشرک معاملہ جب صاف ہے جنّتی تم ، دوزخی ہم ، یہ کوئی انصاف <
ہے مورتی پتّھر کی پوجیں گر! تو ہم بدنام ہیں آپ ’’سنگِ <
نقشِپا‘‘ پوجیں تو نیکو نام ہیں کتنا ملتا جلتا اپنا آپ <
‘سے ایمان ہے ‘آپ کہتے ہیں مگر ہم کو ’’تو بے ایمان ہے <
شرکیہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہوئے پھر وہی اعمال کر کے آپ <
کیوں مسلم ہوئے ہم بھی جنّت میں رہیں گے تم اگر ہو جنّتی <
ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی ہے یہ نیّر کی صدا <
سن لو مسلماں غور سے اب نہ کہنا دوزخی ہم کو کسی بھی طور سے <
اوم پرکاش نیّر ، لدھیانوی) رہا اہل حدیث کو خوارج کہنا) <
تو یہ نری جہالت اور فرقہ خوارج کے عقائد و نظریات سے <
لاعلمی کا نتیجہ ہے ، خوارج اور اہل حدیث کے عقائد میں <

زمین وآسمان کا فرق ہے۔اگر فرق باطلہ کے کفر وشرک اور >
بدعات کو طشت ازبام کرنا خوارج سے مشابہت کا سبب ہے تو >
فریضہ حق علما حق بیان کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے،جب >
کہ اندر کی بات یہ ہے کہ ان معترضین کے امام موصوف امت >
مسلمہ کے دیگر فرقوں کو کافر ومرتد قرار دینے اور انہیں >
مطعون کرنے میں خاص ملکہ رکھتے اور چہار عالم میں شہرت >
خاص رکھتے ہیں۔اس لیے بے تکے دلائل اور بلاوجہ مسلمانوں >
کو کافر قرار دینے میں یہ خوارج سے زیادہ مناسبت رکھتے >
ہیں۔ >

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد01